170963-خاوند مسلمان ملک میں رہائش پذیر ہونا چاہتا ہے لیکن بیوی نہیں مانتی

سوال

اللہ تعالی آپ اور ہمارے مولانا صاحب کو برکت سے نوازے اور آپ کی وجہ سے مسلمانوں اور اسلام کو نفع دے، اللہ تعالی مجھے میری مشکل سے نجات دے، مجھے مشکل یہ درپیش ہے کہ جہاں میں رہتا ہوں وہاں آنے سے میری مشکل شروع ہوئی یہاں آ کر میں نے ایک مسلمان اور اہل سنت لڑکی سے شادی کی جو صوم و صلاۃ کی پابند ہے، اور اپنے گھر والوں کی مالی مدد بھی کرتی ہے، میرا یہاں پر مستقل رہنے کا ارادہ تھا، اور میں نے اپنی بیوی سے یہاں رہنے کا وعدہ بھی کیا تھا، یہاں مسلمانوں کی کثرت ہے اور غیر مسلم حکومت مسلمانوں کا احترام بھی کرتی ہے.

اللہ تعالی نے ہمیں ایک بیٹا عطا کیا جو اس وقت دو برس کا ہو چکا ہے، میری کوشش ہے کہ وہ صحیح دین پر چلنے اور عالم دین بنے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ مشکلات شروع ہوئی وہ اس طرح کہ مسجد میں نماز ادا کرنا مشکل ہے یہاں مسلمانوں میں بہت بدعات پیدا ہو چکی ہیں، مگر جس پر اللہ رحم کرے وہ بچا ہے، حتی کہ میری بیوی بھی ان بدعات میں پڑ چکی ہے، میں کتابیں وغیرہ دے کر اسے صحیح راہ پر لانے کی کوشش میں ہوں، اسی طرح فحاشی اور بے پردگی عام ہے نظروں کو محفوظ رکھنا مشکل بن چکا ہے، اس لیے میں نے بیوی کے سامنے تجویز رکھی کہ یہاں سے کسی مسلمان ملک چلے جائیں میرا شوق ہے کہ مدینہ منورہ میں رہوں، لیکن بیوی نے پوری شدت کے ساتھ انکار کر دیا، اور کہنے لگی کہ تم نے یہاں اسی ملک میں رہنے کا وعدہ کیا تھا، اور پھر وہ اپنے گھر والوں سے دور نہیں رہ سکتی، میں جانتا ہوں کہ میں نے وعدہ کرنے میں جلد بازی سے کام لیا تھا اور اب ندامت ہو رہی ہے نہ تو میں یہاں مستقل رہ سکتا ہوں اور نہ ہی اپنے بچے کو چھوڑ کر جا سکتا ہوں، مجھے آپ کیا مشورہ دیتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

بیوی پر خاوند کی اطاعت کرنی لازم ہے، اور جہاں وہ جا کر رہتا ہے اسے بھی وہیں رہنا ہوگا، لیکن اگر بیوی نے شادی کے وقت شرط رکھی ہو کہ وہ اپنے ملک سے نہیں جائیگی یا وہ کسی اور جگہ نہیں لے کر جائیگا تو پھر یہ شرط پوری کرنا ہوگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب کسی شخص نے عورت سے شادی کی اور عورت نے شرط رکھی کہ وہ اسے اس کے گھر اور ملک و علاقے سے کہیں اور نہیں لے کر جائیگا تو اس کی یہ شرط صحیح ہے، اور خاوند کو شرط پوری کرنا ہوگی.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جن شروط کو تمہیں سب سے زیادہ پورا کرنے کا حق ہے وہ شرطیں ہیں جن سے تم شرمگاہیں حلال کرتے ہو"

اور اگر شادی کے وقت عورت شرط رکھتی ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کریگا، اگر خاوند نے دوسری شادی کر لی تو پہلی بیوی کو علیحدگی کا حق حاصل ہے.

بالجملہ یہ کہ نکاح میں رکھی جانے والی شروط کی تین اقسام ہیں :

پہلی قسم :

انہیں پورا کرنا لازم ہے، یہ وہ شرائط ہیں جن کا فائدہ اور نفع عورت کو ہوتا ہو مثلا بیوی نے شرط رکھی کہ وہ اسے اس کے گھر اور علاقے سے کہیں اور نہیں لے کر جائے گا، یا پھر اس کے علاوہ دوسری عورت سے شادی نہیں کریگا، تو اس کی یہ شرط پوری کرنا لازم ہوگی، اگر وہ شرط پر عمل نہیں کرتا تو بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے.

عمر بن خطاب اور سعد بن ابی وقاص اور معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنھم سے یہی قول مروی ہے، اور شریح اور عمر بن عبدالعزیز اور جابر بن زید، طاؤس، اوزاعی اسحاق رحمھم اللہ کا قول بھی یہی ہے.

لیکن امام زہری اور قتادۃ، ھشام بن عروۃ، امام مالک، لیث، ثوری، امام شافعی، ابن منذر اور اصحاب الرائے رحمہ اللہ نے ان شروط کو باطل قرار دیا" انتہی

دیکھیں: المغنی (483/9).

اس بنا پر اگر آپ کی بیوی نے شادی کے وقت شرط رکھی تھی کہ اسے اس کے ملک سے باہر نہیں لے کر جاؤ گے یا پھر آپ نے اس سے شادی اس شرط پر کی تھی کہ آپ اس کے ساتھ اسی کے ملک میں رہو گے تو پھر اسے آپ کے ساتھ جانا لازم نہیں ہے.

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ اسلامی ملک میں رہنا چاہتے ہیں جہاں کتاب و سنت پر عمل ہوتا ہے یہ معتبر امر ہے، اور اسی طرح بیوی اور بچے کی حفاظت بھی اہم اور معتبر ہے، اگر ان دونوں کو جمع کرنا ممکن نہیں تو پھر آپ اپنے آپ کو علم نافع اور عمل صالح کے ساتھ محفوظ کریں، اس ملک میں اہل اسلام سے تعارف کر کے ان میں دعوت الی اللہ کا کام کریں، ہو سکتا ہے آپ کے ہاتھ پر کسی کو ہدایت نصیب ہو جائے، اور آپ کی بنا پر سنت پر عمل شروع ہو اور سنت پھیل جائے، تو اس طرح آپ کا قدوم ان کے لیے مبارک بن جائے.

اور آپ اپنے بچے کی تربیت کے لیے اچھے پروگرام تلاش کریں، اس میں آپ اس کی تعلیم و تربیت اور حفظ قرآن کے لیے کسی مدرس کی معاونت بھی حاصل کر سکتے، اور بچے کو اسلامی سکول میں داخل کرائیں.

اور اگر ممکن ہو سکے تو آپ طویل عرصہ تک نہ رہیں کہ آپ وہاں رہنے سے اکتا جائیں، اس لیے آپ حج اور عمرہ کے لیے چلے جائیں، اس طرح آپ کو عبادت کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا اور سیاحت بھی ہو جائیگی، اور آپ کی اکتاہٹ و ملل بھی دور ہو جائیگی.

کون جانتا ہے کہ ہو سکتا ہے جب بیوی آپ کے ساتھ اس سفر میں برکتیں دیکھے اور مکہ و مدینہ کے پر نور مقامات کی زیارت کرے تو وہ بھی وہاں رہنے کا شوق کرنے لگے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اس کے لیے مالی انعام اور رقم رکھیں جو وہ اپنے گھر والوں کو دے تا کہ مالی معاونت ختم نہ ہو.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کا شرح صدر کرے اور آپ کے معاملات میں آسانی پیدا کرے.

واللہ اعلم.